بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقسام حكمة

ابواریب محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعة العین ۔ سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدا لك یا اللہ صلوۃ سلاما علیك یا رسول اللہ

حکمۃ:

(۱) جو حضرات منطق کو حکمت میں شامل کرتے ہیں وہ حکمت کی تعریف بایں طور کرتے ہیں:

حکمت اس علم کو کہتے ہیں جس میں موجودات کے حالات واقعیہ سے انسانی طاقت کے مطابق بحث کی جائے۔ عام ازیں وہ موجودات خارجیہ ہوں یا معقولات۔

(۲) جو حضرات منطق کو حکمت میں شامل نہیں کرتے وہ حکمت کی تعریف بایں طور کرتے ہیں:

حکمت اس علم کو کہتے ہیں جس میں موجودات خارجیہ کے حالت واقعیہ سے انسانی طاقت کے مطابق بحث کی جائے۔

پھر حکمت چونکہ اس علم کا نام ہے جس میں موجودات کے حالات واقعیہ سے بحث کی جاتی ہے اور موجودات کی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ موجودات جن کا وجود ہماری قدرت اور اختیار میں ہے جیسا کہ ہمارے اپنے افعال۔

(۲) وہ موجودات جن کا وجود ہماری قدرت اور اختیار میں نہیں ہے جیسے زمین اور آسمان۔

لہٰذا حکمت کی بھی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حکمت نظریہ (۲) حکمت عملیہ۔

(۱) حکمت نظریہ

(ا) **حکمت نظریہ کی تعریف**: حکمت نظریہ اس علم کو کہتے ہیں جس میں ایسے موجودات کے حالات نفس الامریہ سے بحث کی جائے جن کے وجود میں ہماری قدرت اور اختیار کو کچھ دخل نہیں، کعلمنا بان الجسم متحیز و السماء کرۃ۔

(ب) **حکمت نظریہ کا موضوع**: وہ موجودات جن کا وجود بندہ کی قدرت واختیار میں نہیں۔

(ج) **حکمت نظریہ کی غایت**: نفس کی قوۃ نظریہ یعنی قوت عاقلہ کی تکمیل۔

(۲) حکمۃ عملیہ

(ا) **حکمۃ عملیہ کی تعریف**: حکمۃ عملیہ اس علم کو کہتے ہیں جس میں ایسے موجودات کے حالات نفس الامریہ کی بحث کی جائے کہ جن کے وجود میں بندہ کی قدرت اور اختیار کو دخل ہے، کعلمنا بان العدل حسن والظلم قبیح۔

(ب) **حکمۃ عملیہ کا موضوع**: وہ افعال جو نفس ناطقہ سے صادر ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت عملیہ کا موضوع "نفس ناطقہ اخلاق وملکات سے متصف ہونے کی حیثیت سے" ہے۔

(ج) **حکمۃ عملیہ کی غایۃ**: نفس کی قوت عملیہ یعنی قوۃ عاملہ کی تکمیل۔

حکمۃ نظریہ میں چونکہ ان موجودات کے احوال نفس الامریہ سے بحث ہوتی ہے جن کا وجود ہماری قدرت اور اختیار میں نہیں ہے، اور ان موجودات کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وہ موجودات جو اپنے وجود خارجی اور وجود ذہنی دونوں میں مادہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

(۲) وہ موجودات جو اپنے وجود خارجی میں مادہ کے محتاج ہوتے ہیں اور اپنے وجود ذہنی میں مادہ کے محتاج نہیں ہوتے جیسے مثلث۔

(۳) وہ موجودات جو اپنے وجود خارجی اور وجود ذہنی دونوں میں مادہ کے محتاج نہیں ہوتے جیسے ذات باری عز اسمہٗ اور امور عامہ۔

لہٰذا حکمت نظریہ کی بھی تین قسمیں ہیں (۱) **حکمت طبیعیہ** (۲) **حکمت ریاضیۃ** (۳) **حکمت الٰہیۃ**۔

(۱.۱) حکمت طبیعیہ

(ا) **حکمت طبیعیہ کی تعریف**: حکمت طبیعیہ وہ علم ہے جس میں ایسے موجودات کے حالات واقعیہ سے بحث کی جائے جو اپنے وجود ذہنی میں بھی مادہ کی طرف محتاج ہوں اور خارج میں بھی ان کا تحقق کسی مادہ مخصوصہ کے ضمن میں ہو، کالعلم بان الہوا ءیتکون ویفسد۔

حکمت طبیعیہ کو العلم الادنی بھی کہا جاتا ہے اور العلم الاسفل بھی۔

(ب) حکمت طبیعیه کا موضوع: جسم طبیعی اس حیثیت سے کہ وہ حرکت اور سکون کی صلاحیت رکھتا ہے۔

حکمت طبیعیہ چونکہ ایسے موجودات کے احوال کے پہچاننے کا علم ہے جو اپنے وجود ذہنی وخارجی میں مادہ کے محتاج ہوتے ہیں اور ان موجودات کی دو قسمیں ہیں:

(۱) فلکیه (۲) عنصریه

اوران کے احوال کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وہ احوال جو تمام اجسام کے لیے عام ہیں۔

(۲) وہ احوال جو اجرام علویہ کے ساتھ خاص ہیں۔

(۳) وہ احوال جو اجسام سفلیہ کے ساتھ خاص ہیں۔

لہذا حکمت طبیعیہ کی بھی تین قسمیں ہیں:

(۱) فن ما یعم الاجسام (۲) فن الفلکیات (۳) فن العنصریات۔

(۱. ۱. ۱) فن مایعم الاجسام

وہ حکمت نظریہ طبیعیہ جس میں اجسام کے ان احوال سے بحث کی جائے جو اجرام فلکیہ اور اجسام عنصریہ میں عام ہیں۔

(۱. ۱. ۲) فن الفلکیات

وہ حکمت نظریہ طبیعیہ جس میں اجسام کے ان احوال سے بحث کی جائے جو اجرام فلکیہ کے ساتھ خاص ہیں۔

(۱. ۱. ۳) فن العنصریات

وہ حکمت نظریہ طبیعیہ جس میں اجسام کے ان احوال سے بحث کی جائے جو اجسام عنصریہ کے ساتھ خاص ہیں۔

(۱. ۲) حکمت ریاضیه

(ا) حکمت ریاضیه کی تعریف: وہ علم جس میں ایسے موجودات کے حالات واقعیہ سے بحث کی جائے جو اپنے وجود ذہنی میں مادہ کی طرف محتاج نہ ہوں البتہ خارج میں ان کا تحقق کسی مادہ کے ضمن میں ہی ہو لیکن وہ کسی مادہ مخصوصہ کی طرف محتاج نہ ہوں۔ کا لعلم بان کل مثلث زوایاہ الثلاث مساویة لقائمتین۔ حکمت ریاضیہ کو حکمت وسطی بھی کہا جاتا ہے اور حکمت تعلیمیہ بھی۔

(ب) حکمت ریاضیه کا موضوع: کم۔

حکمت ریاضیہ کا موضوع چونکہ کم ہے اور کم کی دو قسمیں ہیں: (۱) کم متصل (۲) کم منفصل۔

(۱) کم متصل: اس کم کو کہتے ہیں جس کے اجزائے مفروضہ کے درمیان حد مشترک ہو۔ جیسے خط، سطح، جسم تعلیمی۔

(۲) کم منفصل: اس کم کو کہتے ہیں جس کے اجزائے مفروضہ کے درمیان حد مشترک نہ ہو۔ جیسے عدد۔

پھر کم متصل کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) متحرک (۲) ساکن۔

یونہی کم منفصل کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) قار (۱) غیر قار۔

(۱) قار: اس شیء کو کہتے ہیں جس کے تمام اجزاء کا وجود ایک ساتھ جمع ہو جیسے عدد۔

(۲) غیر قار: اس شیء کو کہتے ہیں جس کے تمام اجزاء کا وجود ایک ساتھ جمع نہ ہو جیسے آواز۔

لہذا حکمت ریاضیہ کی چار قسمیں ہوئیں: **(۱) هیئة (۲) هندسه (۳) حساب (٤) موسیقی۔**

(۱. ۲. ۱) هیئة

وہ حکمۃ نظریہ ریاضیہ ہے جس میں کم متصل متحرک کے احوال واقعیہ سے بحث کی جائے۔

تنبیه: ھیئت کا اطلاق دو طرح کیا جاتا ہے: **(۱) هیئة القدماء (۲) هیئة المتاخرین۔**

(۱): هیئة القدماء کو ہیئۃ بسیطہ بھی کہا جاتا ہے اور اس کی تعریف وہی ہے جو بیان ہوئی اور وہ حکمۃ ریاضیہ کی قسم ہے۔

(۲) هیئة المتاخرین کو ہیئۃ مجسمہ بھی کہا جاتا ہے اس کی **تعریف** اس طرح کی جاتی ہے: وہ علم جس میں اجرام بسیطہ علویہ اور سفلیہ کے احوال سے کیت متصلہ

اور منفصلہ اور کیفیت مختصہ بالکمیات اور وضع اور حرکت لازمہ کی حیثیت سے بحث کی جائے ۔ہیئۃ المتاخرین حکمت طبیعیہ کی اقسام سے ہے ۔

(١ . ٢ . ٢) هندسه

وہ حکمت نظریہ ریاضیہ ہے جس میں کم متصل ساکن کے احوال واقعیہ سے بحث کی جائے ۔

(١ . ٢ . ٣) حساب

وہ حکمت نظریہ ریاضیہ ہے جس میں کم منفصل قار کے احوال واقعیہ سے بحث کی جائے ۔یا یوں کہیں کہ علم حساب وہ حکمت نظریہ ہے جس میں عدد کے احوال سے بحث کی جائے ۔

حساب چونکہ اس حکمت نظریہ ریاضیہ کا نام ہے جس میں کم منفصل قار کے احوال واقعیہ سے بحث کی جاتی ہے اور اس بحث کا حاصل کبھی کیفیت عمل کی معرفت ہوتی ہے جیسے ضرب اور تقسیم ۔اور کبھی عدد کے لیے اس کی اعراض ذاتیہ اور اس کے خواص کے ثبوت یا سلب کی معرفت ہوتی ہے جیسے زوجیۃ اور فردیۃ ۔لہذا علم حساب کی دو انواع ہیں:

(١) نوع عملی ۔ **(٢) نوع نظری ۔** نوع نظری کو ارثماطیقی بھی کہتے ہیں ۔

(١ . ٢ . ٤) موسيقى

وہ حکمت نظریہ ریاضیہ ہے جس میں کم منفصل غیر قار کے احوال واقعیہ سے بحث کی جائے ۔

فن موسیقی کی بھی دو قسمیں ہیں: **(١) علم التاليف (٢) علم الايقاع ۔**

(١ . ٢ . ٤ . ١) علم التاليف

وہ علم جس میں نغمات کے احوال سے تالف اور تنافر کی حیثیت سے بحث کی جائے ۔

(١ . ٢ . ٤ . ٢) علم الايقاع

وہ علم ہے جس میں نغمات وفقرات کے درمیان متخلل ہونے والے ازمنۃ کے احوال سے بحث کی جائے ۔

(١ . ٣) حكمت الهية

(ا) حکمت الهية کی تعریف: وہ علم ہے جس میں ایسے موجودات کے حالات واقعیہ سے بحث کی جائے جو اپنے وجود خارجی اور وجود ذہنی کسی میں مادہ کے محتاج نہ ہوں ۔جن کے نزدیک منطق حکمت میں شامل ہے ان کے نزدیک منطق حکمت الہیۃ کی ایک قسم ہے ۔

(ب) حکمت الهية کا موضوع: الموجود المطلق من حيث هو هو ۔

حکمت الہیۃ چونکہ ان موجودات کے احوال کا علم ہے جو اپنے وجود ذہنی اور وجود خارجی کسی میں مادہ کے محتاج نہیں ہوتے اور ان موجودات کی دو قسمیں ہیں:

(١) مقارن مع الماده (٢) غير مقارن مع الماده ۔

لہذا حکمت الہیۃ کی بھی دو قسمیں ہیں **(١) فن الامور العامة (٢) فن المفارقات ۔**

(١ . ٣ . ١) فن الامور العامة

وہ علم ہے جس میں ایسے موجودات کے حالات واقعیہ سے بحث کی جائے جو اپنے وجود خارجی اور وجود ذہنی کسی میں مادہ کے محتاج نہ ہوں لیکن مادہ کے مقارن ہوں ۔

فن الامور العامۃ کو علم کلی اور فلسفہ اولی بھی کہا جاتا ہے ۔

(١ . ٣ . ٢) فن المفارقات

وہ علم ہے جس میں ایسے موجودات کے احوال واقعیہ سے بحث کی جائے جو نہ تو اپنے وجود خارجی و ذہنی میں مادہ کے محتاج ہوں اور نہ ہی مادہ کے مقارن ہوں ۔فن المفرقات کو فن الربوبیات بھی کہا جاتا ہے ۔

جس طرح حکمت نظریہ کی تین قسمیں ہیں یونہی حکمت عملیہ کی بھی تین قسمیں ہیں:

کیونکہ تدابیر بشریہ یا تو ہر ایک شخص کے ساتھ بانفرادہ خاص ہوں گی اور ان تدابیر کو غیر کی طرف احتیاج نہ ہوگی ، یا اس میں اجتماع اور اشتراک ضروری ہوگا ۔پھر اجتماع اور اشتراک یا منزل کے اعتبار سے ہوگا یا مدینہ کے اعتبار سے ۔پس اس طرح حکمت عملیہ کی تین اقسام حاصل ہو جائیں گی:

(١) علم الاخلاق (٢) حكمت منزليه (٣) حكمت مَدَنية ۔

(۱ . ۲) علم الاخلاق

وہ علم ہے جس میں ایسے موجودات کے احوال واقعیہ سے بحث کی جائے جن کے وجود میں بندہ کی قدرت اوراختیار کا دخل ہو اوران کا تعلق ایک شخص کے مصالح سے ہو، کا لعلم بالحسنات ۔

علم الاخلاق پر علم تہذیب الاخلاق کا اطلاق بھی کیا جاتا ہے ۔

(۲ . ۲) حکمۃ منزلیہ

وہ علم ہے جس میں ایسے موجودات کے احوال واقعیہ سے بحث کی جائے جن کے وجود میں بندہ کی قدرت واختیار کا دخل ہو اوران کا تعلق ایسی جماعت کے مصالح سے ہو جو مشترکۃ فی المنزل ہوں ۔کالعلم بان القسم بین الزوجات حسن۔

(۳ . ۲) حکمۃ مدنیہ

وہ علم ہے جس میں ایسے موجودات کے احوال نفس الامریہ سے بحث کی جائے جن کے وجود میں بندہ کی قدرت واختیار کا دخل ہو اوران کا تعلق ایک ایسی جماعت کے مصالح سے ہو جو مشترکۃ فی المدینۃ ہوں ۔کالعلم بان العدل حسن۔

حکمت مدنیہ کی دو قسمیں ہیں: **(۱) علم السیاسۃ (۲) علم النوامیس**

(۱ . ۳ . ۲) علم السیاسیۃ

وہ حکمت عملیہ مدنیہ ہے جس میں ان امور سے بحث کی جائے جو ملک وسلطنت کی حفاظت کے لیے بادشاہ کے رعایا ساتھ اور رعایا کے لیے بادشاہ کے ساتھ ضروری ہیں ۔

(۲ . ۳ . ۲) علم النوامیس

وہ حکمت عملیہ مدنیہ ہے جس میں ان امور سے بحث کی جائے جو شریعت اور نبوت سے متعلق ہیں ۔

فائدہ: بعض اقسام حکمت کی بعض پر شرافت کے بیان میں:

حکمت نظریہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ حکمت نظریہ، حکمت عملیہ سے اشرف ہے ۔

اولاً:

اس لیے کہ حکمت نظریہ سے مقصود نفس معرفت ہے جب کہ عملیہ سے مقصود عمل ہے اور علم اس عمل کے لیے وسیلہ اور آلہ ہے ۔اور آلہ وسیلہ کا درجہ مقصود کے درجہ سے کم ہوتا ہے ۔پس علم بالاعمال یعنی حکمت عملیہ کا درجہ اعمال سے کم ہوا ۔اور اعمال کا درجہ معارف الہیۃ سے کم ہے اور معارف الہیۃ کا حصول، حکمت الہیۃ میں ہے ۔پس حکمت عملیہ کا درجہ اعمال سے کم اور اعمال کا درجہ حکمۃ الہیہ سے کم تو حکمت عملیۃ کا درجہ حکمۃ الہیہ سے کم ۔اور حکمت الہیہ جزء ہے حکمت نظریہ کا ۔پس جب حکمت عملیہ کا درجہ جزء یعنی حکمت الہیہ سے کم ہوا تو کل یعنی حکمت نظریہ سے بھی کم ہوا۔

ثانیاً:

اس لیے کہ نفس کے لیے دو قوتیں ہیں: **(۱) قوت نظریہ (۲) قوت عملیہ۔**

قوت نظریہ کے ذریعے نفس مبدءِ فیاض سے فیض حاصل کرتا ہے اور نفس کے دوام کے ساتھ قوت نظریہ کا دوام ہوتا ہے ۔اور قوت عملیہ کے ذریعہ نفس بدن کو حرکت دیتا ہے اور بدن کے فقدان کے وقت یہ قوت نفس سے بالکلیۃ زائل ہو جاتی ہے ۔لھذا قوت نظریہ کو قوت عملیہ پر شرف حاصل ہوا ۔تو جس علم کے ذریعے قوت نظریہ کی تکمیل ہوتی ہے یعنی حکمتِ نظریہ، اس کو اس علم پر شرف حاصل ہوا جس کے ذریعے قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے یعنی حکمت عملیہ ۔

پھر حکمت نظریہ میں سے حکمت الٰہیہ کو حکمت طبعیہ اور حکمت ریاضیہ پر شرف حاصل ہے ۔کیونکہ حکمت الٰہیہ کا موضوع حکمت طبعیہ اور حکمت ریاضیہ کے موضوع سے اشرف ہے اور موضوع کا شرف علم کے شرف کی دلیل ہے، لھذا حکمت الٰہیہ ان دونوں سے اشرف ہوئی ۔

اور حکمت ریاضیہ اور حکمت طبعیہ میں اختلاف ہے لیکن حق یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے پر من وجہ شرف حاصل ہے ۔

حکمت طبعیہ کے حکمت ریاضیہ پر شرف کی وجہ یہ ہے کہ حکمت طبعیہ کا موضوع جسم طبعی اس حیثیت سے کہ وہ حرکت اور سکون کی صلاحیت رکھتا ہے ۔اور جسم جوہر ہے ۔جب کہ حکمت ریاضیہ کا موضوع کم ہے جو عرض ہے ۔اور جوہر کو عدم احتیاج کے سبب عرض پر شرافت حاصل ہے اور موضوع کا شرف، علم کے شرف کی دلیل ہے لھذا حکمت طبعیہ کو حکمت ریاضیہ پر شرف ہے۔

اور حکمت ریاضیہ کے حکمت طبعیہ پر شرف کی وجہ یہ ہے کہ حکمت ریاضیہ کا موضوع حکمت الہیۃ کے موضوع سے، حکمت طبعیہ کے موضوع کی نسبت زیادہ قریب ہے۔ کیونکہ حکمت ریاضیہ کا موضوع اپنے وجود ذہنی میں مادہ کا محتاج نہیں ہے جب کہ حکمت طبعیہ کا موضوع وجود ذہنی وخارجی دونوں میں مادہ کا محتاج ہے۔ اور حکمت الہیۃ کا موضوع اپنے دونوں وجودوں میں مادہ سے مستغنی ہے۔ لھذا حکمت الہیہ کا موضوع اشرف ہوا اور اشرف کا قریب یعنی حکمت ریاضیہ کا موضوع، بعید سے اشرف ہوا۔ اور موضوع کا شرف علم کے شرف کی دلیل ہے لہذا حکمت ریاضیہ حکمت طبعیہ سے اشرف ٹھہری۔

فائدہ: منطق کے بیان میں۔

منطق کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا یہ علم ہے یا نہیں۔ جو حضرات کہتے ہیں کہ منطق علم نہیں، ان کی دلیل یہ ہے کہ علم میں **معقولات** اولی سے بحث کی جاتی ہے۔ جب کہ منطق میں **معقولات** ثانیہ کی بحث ہوتی ہے لہذا منطق علم نہیں۔

اور جن کے نزدیک منطق علم ہے وہ کہتے ہیں علم عام ہے کہ اس میں **معقولات** اولی سے بحث ہو یا ثانیہ سے۔ پس منطق علم ہے۔

جن کے نزدیک منطق علم ہے ان میں پھر اختلاف ہے کہ آیا منطق حکمت عملیہ سے ہے یا حکمت نظریہ سے۔ جن کے نزدیک منطق حکمت عملیہ سے ہے وہ کہتے ہیں کہ منطق کا تعلق کیفیت عمل سے ہے یعنی: معرف اور حجت کو ترتیب دینا۔ لھذا منطق حکمت عملیہ سے ہے۔ جب کہ جمہور کے نزدیک منطق حکمت نظریہ سے ہے۔ جمہور کی دلیل یہ ہے کہ حکمت عملیہ اور حکمت نظریہ کی طرف تقسیم موضوع کے اعتبار سے ہے اور منطق کا موضوع **معقولات** ثانیہ ہیں اور **معقولات** کا وجود ہماری **قدرت** اور اختیار میں نہیں، لہذا منطق حکمت نظریہ کی قسم ہوئی۔ جمہور جو منطق کو حکمت نظریہ کی قسم مانتے ہیں ان میں پھر اختلاف ہے کہ آیا منطق علم اعلی کی فروع سے ہے یا حکمت نظریہ کی چوتھی قسم ہے۔

شیخ رئیس کا مذہب یہ ہے کہ منطق علم اعلی کی فروع سے ہے جب کہ صاحب محاکمات اور امام غزالی رحمہ اللہ جل وعلا کا مذہب یہ ہے کہ منطق، حکمت نظریہ کی چوتھی قسم ہے۔

لھذا ان کے نزدیک حکمت نظریہ کی تقسیم اس طرح ہوگی:

حکمت نظریہ یا تو دیگر علوم کی تحصیل کا آلہ بنے گی یا نہ بنے گی۔ اگر بنے تو منطق اور اگر نہ بنے تو حکمۃ الہیۃ، حکمت ریاضیہ اور حکمت طبعیہ۔

منطق کی تعریف: وہ حکمت نظریہ ہے جس سے ایسے قوانین کی معرفت حاصل ہوتی ہے جن کی مراعاۃ کے ذریعے ذہن کو فکری غلطی سے بچایا جا سکتا ہے۔

فائدہ: فلسفہ کے بیان میں۔

فلسفہ یونانی زبان کا لفظ ہے جو فیل اور سوف سے مرکب ہے۔ فیل کا معنی ہے محبّ اور سوف کا معنی ہے حکمت تو فیلسوف کے معنی ہوئے: **محب الحکمۃ**۔ پھر اہل عرب نے اس سے دحرجۃ کے وزن پر مصدر بنالیا، جس کے معنی ہوئے: اشتغال بالحکمۃ۔

صدرا میں فلسفہ کی تعریف کے بیان میں کہا گیا ہے: معبود عزاسمہ کے ساتھ علم وعمل میں مشابہت اختیار کرنا (یعنی جس طرح اللہ تعالی کا علم واقع کے مطابق ہے یونہی ہمارے علم کا بھی واقع کے مطابق ہونا اور جس طرح ذات باری عزاسمہ کے افعال حکم ومصالح پر مشتمل ہیں یونہی ہمارے افعال کا بھی حکم ومصالح پر مشتمل ہونا)

میر سید رحمہ اللہ تعالی نے فلسفہ کی تعریف میں فرمایا: سعادۃ ابدیہ کی تحصیل کے لیے طاقت بشریہ کے مطابق معبود جل وعلا کے ساتھ تشبہ۔

واللہ جل مجدہ اعلم و علمہ عز اسمہ اتم و احکم۔ قد فرغت من تسوید تلك الكلمات قبيل الفجر الصادق ١٨ - ١٢ - ١٤٢٧ ھ و كنت حينئذ ابن خمس وعشرين سنة وصلى الله تعالى عليه سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم وانا العبد الفقير الى مولاى الغنى ابو اريب محمد چمن زمان نجم القادرى غفر له